سوال

(361) چار سال تک بیوی سے دور رہا اور ماں کہہ کر چھوڑ دیا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مرد نے اپنی عورت کو چار برسوں کے قریب سے چھوڑ دیا ہے اور اس کو ماں کہا ہے۔ اس کے پاس آتا ہے نہ اس کو کچھ خرچ بھیجتا ہے۔ اور نہ اس کی خبر لیتا ہے۔ تین برسوں سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے کہ سفر میں وہ بہت دور جا بیٹھا ہے اور اس کو خط بھی بھیجا گیا عورت کی طرف والوں کا کہ تم طلاق دے دو یا اس سے میل کرو اور زمانے کے موافق اس کی خبر لو، مگر اس نے اس کا کچھ جواب نہیں بھیجا، اس نے پھر ایک خط رجسٹری کر کے اس کے پاس بھیجا، اس کی رسید سرکاری ضابطہ سے ملی، مگر اس نے کچھ جواب اپنے گھر نہیں بھیجا، پھر اس صورت میں اس عورت کے واسطے اس مرد کے پنجے سے رہائی اور کسی دوسرے سے نکاح کر لینے کی کوئی صورت شرع میں ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں اس عورت کے واسطے اس مرد کے پنجے سے رہائی اور کسی مرد سے نکاح کر لینے کی صورت یہ ہے کہ عورت حاکم شرع کے روبرو اس بات کی درخواست کرے کہ میرا شوہر اس مدت سے مجھے اپنی ماں کہہ کر غائب ہے۔ میرے لیے کچھ خرچ چھوڑ گیا ہے، نہ خرچ بھیجتا ہے نہ میرے کسی خط کا جواب دیتا ہے۔ اب میرے گزران کی کوئی صورت اس مرد کے نکاح میں رہ کر نہیں ہے، لہٰذا درخواست کرتی ہوں کہ میرا نکاح اس مرد سے فسخ کر دیا جائے کہ عدت کا زمانہ کاٹ کر کسی دوسرے سے اپنا نکاح کر لوں۔

حاکم مذکور اس عورت سے اس بات کے گواہان لے کر کہ اس کا شوہر فی الواقع اتنی مدت سے غائب ہے نہ خرچ چھوڑ گیا ہے اور نہ خرچ بھیجتا ہے، نکاح مذکور کو فسخ کر کے حکم دے کہ بعد انقضائے عدت کے دوسرے سے اپنا نکاح کر لے۔ شامی (2/712 چھاپہ مصر) میں فتاویٰ "قاری الہدایة" سے منقول ہے:

"حیث سأل عمن غاب زوجها ولم یترک لها نفقة. فأجاب: إذا أقامت بینة علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من قاض یراه ففسخ نفذ وهو قضاء علی الغائب، وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا، فعلی القول بنفاذه یسوغ للحنفی ان یزوجها من الغیر بعد العدة واذا حضر الزوج الاول وبرهن علی خلاف ما ادعت من ترکها بلا نفقة لا تقبل بینته لان البینة الاولیٰ ترجحت بالقضاء فلا تبطل بالثانیة"

(جب ان سے عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا شوہر غائب ہو جائے اور عورت کے لیے خرچ نہ چھوڑ جائے تو انھوں نے جواب دیا جب عورت اس پر دلائل پیش کر کے ثابت کر دے اور فسخ نکاح کا مطالبہ کرے تو میرے خیال میں قاضی اگر فسخ کر دے تو یہ فیصلہ نافذ ہو گا یہ قضا علی الغائب کی قبیل سے ہے اور قضا علی الغیب کے نفاذ میں ہمارے نزدیک دو روایتیں ہیں اس کے نفاذ کی روایت کے مطابق حنفی کو جائز ہے کہ عدت کے بعد اس عورت کا نکاح کسی اور سے کر دے۔ اگر اس کے بعد اس کا خاوند آ جائے اور کہے کہ

اس کے پاس خرچ موجود تھا اور دلائل سے ثابت بھی کر دے تو بھی اس کی دلیل قبول نہ کی جائے گی کیوں کہ پہلی دلیل فیصلہ کی وجہ سے راجح ہو چکی ہے وہ دوسری سے باطل نہ ہوگی)

ہدایہ(585/2چھاپہ مصطفائی) میں ہے:

"قال علیه السلام: {لا ضرر ولا ضرار في الإسلام}"

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(پہلے پہل) کسی کو نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا جائز ہے اور نہ بدلے کے طور پر نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا)

"نصب الرایۃ لاحدیث الھدایہ(383/2)میں ہے۔

"روی من حدیث عبادة بن الصامت وابن عباس وأبي سعید الخدري وأبي ہریرة وأبي لبابة وثعلبة بن مالک وجابر بن عبد اللہ وعائشة"

میں کہتا ہوں کہ اسے عبادہ بن صامت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو لبابہ ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے) اور کتاب "ظفر اللاضی بمایجب فی القضاء علی القاضی (ص127) میں ہے۔

"قد أمر اللہ سبحانه بإحسان عشرة الزوجات، فقال: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ [النساء19] ونهى عن إمساكهن ضرارًا، فقال: وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا [البقرة231]، وأمر بالإمساك بالمعروف والتسريح بإحسان فقال: فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ [البقرة229]، ونهى عن مضارتهن، فقال: وَلَا تُضَارُّوهُنَّ [الطلاق6]. فالغائب إن حصل مع زوجته التضرر بغيبته جاز لها أن ترفع أمرها إلى حكام الشريعة، وعليهم أن يخلصوها من هذا الضرار القالع، هذا على تقدير أن الغائب ترك لها ما يقوم بنفقتها وإنها لم تتضرر من هذه الحيثية بل من حيثية كونها لا مزدوجة ولا أيمة، أما إذا كانت متضررة بعدم وجود ما تستنفقه مما تركه الغائب، فالفسخ لذلك على انفراده جائز ولو كان حاضرًا، فضلاً عن أن يكون غائبًا، وهذه الآيات التي ذكرناها وغيرها تدل على ذلك"

(اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیویوں کے ساتھ احسان سے رہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اس کا فرمان ہے "ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو" اور انھیں تکلیف دینے کے لیے روکنے سے منع کیا ان کو اچھے طریقے سے رکھ لینے اور نیکی کے ساتھ چھوڑ دینے کا حکم دیا چنانچہ اس نے فرمایا: "اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔" نیز ان کو تکلیف دینے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: "اور انھیں تکلیف نہ دو۔" اب جو شخص غائب ہے اور اس کے غیب رہنے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حکام شریعت کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرے اور ان حکام کے لیے جائز ہے کہ وہ اس مسلسل ضرر سے اس کو گلو خلاصی کرائیں۔

یہ اس صورت میں ہے جب غائب خاوند نے بیوی کے لیے وہ کچھ چھوڑا ہو جو اس کے نقطے کے قائم مقام بن سکے اب اس کو اس اعتبار سے تو تکلیف نہیں ہے بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ وہ شادی شدہ تصور ہوتی ہے نہ بے نکاحی لیکن جب عورت کو اس اعتبار سے ضرر پہنچے کہ غائب خاوند نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے وہ بطور نفقہ استعمال کر سکے تو خالی اس وجہ سے عورت کے لیے نکاح فسخ کروانا جائز ہے درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو تو اس کے غائب ہونے کی صورت میں کیوں جائز نہیں ہوگا؟ مذکورہ بالا آیات اس پر دلالت کرتی ہیں)

نیز اسی صفحہ میں ہے۔

"إذا لم يترك لها ما يحتاج إليه فالمسارعة إلى تخليصها وفك أسرها ورفع الضرار عنها واجبة"

(جب شوہر نے اپنی بیوی کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو جس کی وہ محتاج ہے تو اس کی بیوی کی گلو خلاصی کرانے کے لیے جلدی کرنا اور اس کو آزاد کرا کر اس کی تکلیف کو دور کرنا واجب ہے)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: **569**

محدث فتویٰ